حضرت یوسف علیہ السلام کے حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا
کیساتھ عقد نکاح کی

تحقیق

Butt

شیخ الحدیث حضرت علامہ
محمد اشرف سیالوی مدظلہ

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام بنگلہ نمبر 9 یونیورسٹی روڈ سرگودھا

حضرت یوسف علیہ السلام کے حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا
کیساتھ عقد نکاح کی

تحقیق

Butt

شیخ الحدیث حضرت علامہ
محمد اشرف سیالوی مدظلہ

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام بنگلہ نمبر 9 یونیورسٹی روڈ سرگودھا

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	حضرت یوسف علیہ السلام کے حضرت زلیخا رضی اللہ عنہا کیساتھ عقد نکاح کی تحقیق
مصنف	:	شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ
کمپوزنگ	:	اظہر عباس شمس سیالوی
سال اشاعت	:	2011ء
تعداد	:	1100
ناشر	:	جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام بلاک نمبر 9 یونیورسٹی روڈ سرگودھا
قیمت	:	

ملنے کے پتے

جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام بلاک نمبر 9 یونیورسٹی روڈ سرگودھا 048-3724695

مجاہد سوویزوریام والا تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ 0301-6565479

جامعہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا للبنات الاحمد سوہانہ شاہ جمال ضلع مظفر گڑھ

0302-6797810,0333-6801508

الشمس لائبریری موضع بھوچرا تحصیل وضلع جھنگ 0345-7867732

alshams7867@yahoo.com



اس کے مکان کا وارث بھی بنا دیا اور اس کے منصب کا وارث بھی بنا دیا اور اس کی زوجہ کا بھی اور آپ نے فوری طور پر اسکی بیوی راعیل (زلیخا) کے ساتھ شادی فرمائی کیونکہ ان کی شریعت میں عدت کا گذرنا لازم اور ضروری نہیں تھا اور علامہ قرطبی نے فرمایا کہ ازدواجی معاملہ عرصہ بعد وقوع پذیر ہوا نہ کہ علی الفور اور عدت گذرنے سے قبل۔

11۔علامہ اسماعیل حقی روح البیان میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں اور آپ کو اس کی حالت زار کا مشاہدہ ہوا اور حالت کا دگرگوں ہونا تو ان پر ترس کھاتے ہوئے فرمایا تیری کیا حاجت ہے؟ اس نے عرض کیا میری تین حاجات ہیں۔

الاولیٰ والثانیۃ ان تسال اللہ ان یرد علی بصری و شبابی و جمالی فالی بکیت علیک حتیٰ ذھب بصری و نحل جسمی فدعا لھا یوسف علیہ السلام فرد اللہ علیھا بصرھا و شبابھا و حسنھا (الیٰ) والحاجۃ الثالثۃ ان تزوجنی فسکت یوسف واطرق راسہ زمانا فاتاہ جبرئیل وقال لہ یایوسف ربک یقرء ک السلام و یقول لک لا تبخل علیھا مما طلبت۔

کہ ما عجز زلیخارا چوں دیدیم ہتو عرض نیازش را شنیدیم
دلش از تیغ نومیدی نخستیم ہتو بالائے عرشش عقد بستیم

فتزوج بھا فانھا زوجتک فی الدنیا و الآخرۃ

چوں فرماں یافت یوسف از خداوند کہ بندد با زلیخا عقد و پیوند
بقانون خلیل و دین یعقوب برآئین جمیل و صورت خوب

زلیخا را بعقد خود درآورد ہعقد خویش یکتا گوہر آورد

و نزلت علیہ الملائکۃ تھنیۃ بزواجہ بھا و قالوا ھناک اللہ بما اعطاک فھذا ما وعدک ربک وانت فی الجب فقال یوسف علیہ السلام الحمد للہ الذی انعم علی و احسن الی وھو ارحم الراحمین۔ تفسیر روح البیان ج۴ص ۲۹۷

پہلی اور دوسری حاجت یہ ہے کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے التجاء کرو وہ میری بینائی بحال فرمائے جو مکمل طور پر ضائع ہو چکی ہے اور میرا شباب اور حسن و جمال مجھ پر لوٹائے کیونکہ میں (تمہارے فراق میں) تم پر اتنا روئی کہ نور نگاہ بھی جاتا رہا اور جسم بھی نحیف و نزار ہو گیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کیلئے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بصارت ان پر لوٹا دی اور شباب و جوانی اور حسن و جمال بھی لوٹا دیا (الیٰ) اور عرض کیا کہ تیسری حاجت اور مدعا و مطلوب یہ ہے کہ مجھے اپنی زوجیت میں قبول کر لو تو اس پر حضرت یوسف علیہ السلام نے سکوت اور خاموشی سے کام لیا اور سر اقدس کو نیچے جھکا لیا کچھ دیر کیلئے (گویا حکم خداوندی کے منتظر تھے) تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور عرض کیا اے یوسف تمہیں تمہارا رب کریم سلام فرماتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ زلیخا کا مقصد پورا کرنے اور امید بر لانے میں بخل سے کام نہ لیجئے کیونکہ

ہم نے زلیخا کے عجز و انکسار کو جب دیکھا
اور تمہاری خدمت میں اس کے عرض نیاز کو سماعت فرمایا
اس کے دل کو ناامیدی کی تلوار سے زخمی نہیں کیا

تمہارے ساتھ عرش اعظم پر اس کا عقد نکاح کر دیا ہے

لہٰذا اسے اپنی زوجیت میں قبول کرو کیونکہ (ہمارے عقد تزویج کے مطابق) وہ دنیا و آخرت میں تمہاری بیوی ہے۔

جب یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمان حاصل کر لیا کہ زلیخا کے ساتھ عقد نکاح اور پیوند وصلت باندھیں۔

دعا سلطان مصر و جميع الاشراف و ضاف لهم

آپ نے سلطان مصر کو اور تمام اشراف کو دعوت دی اور انہیں اپنا مہمان بنایا۔

حضرت ابراہیم خلیل کی شریعت اور دین یعقوب علیہما السلام کے مطابق جمیل آئین اور خوب تر انداز میں

زلیخا کو اپنے عقد زوجیت میں لائے اور اپنے عقد زوجیت میں یکتا گوہر اور انوکھے جوہر کو لائے۔

اور ملائکہ آپ پر نازل ہوئے واسطے مبارکبادی کے اس کیساتھ ازدواجی تعلق قائم کرنے پر اور عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ کیلئے خوشگوار ٹھہرائے اس (ملک و سلطنت اور اختیارات و تصرفات اور شان و شوکت اور اس شادی خانہ آبادی) کو۔ یہ تھا اللہ تعالیٰ کا وعدہ جو اس نے آپ سے اس وقت کیا تھا جبکہ تم کنوئیں میں تھے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے مجھ پر یہ انعام اور احسان فرمایا اور وہ سب سے بڑا ہی رحمتوں والا ہے (تا)

وارسلت زليخا الىٰ بيت الخلوة فاستقبلتها الجوارى بانواع الحلى والحلل فتزينت بها فلما جن الليل و دخل يوسف عليها قال

لها اليس هذا خيرا مما كنت تريدين فقالت ايها الصديق لاتلمني فاني كنت امرءة حسناء ناعمة في ملك و دنيا و كان زوجي عنينا لا يصل الىٰ النساء و كنت كما جعلك الله في صورتك الحسنة فغلبتني نفسي

شکیبائی نبود از تو حد من　　بکش دامان عفو از بد من

زجری کز کمال عشق خیزد　　کجا معشوق با عاشق ستیزد

فلما بنىٰ بها يوسف وجدها عذراء واصابها وفك الخاتم

کلید حقه از یاقوت تر ساخت　　کشادش قفل در روے گوہر انداخت

فحملت من يوسف وولدت له ابنين في بطن احدهما افرائيم والآخر ميشا وكانا كالشمس والقمر في الحسن والبهاء وباهىٰ الله بحسنهما ملائكة السموات السبع واحب يوسف زليخا حبا شديدا وتحول عشق زليخا وحبها الاول اليه حتى لم يبق له بدونها قرار

چوں صدقش بود بیروں از نہایت　　در آخر کرد بر یوسف سرایت

وحول الله تعالىٰ عشق زليخا المجازى الىٰ العشق الحقيقى فجعل ميلها الىٰ الطاعة والعبادة و راودها يوسف يوما ففرت منه فتبعها وقد قميصها من دبر فقالت فان قددت قميصك من قبل فقد قددت قميصي الآن فهذا بذاك

دریں کار از تفاوت بے ہراسیم　　بہ پیراہن دری را سا بر آسیم (الی)

پس از عمرے کہ زہر غم چشاندت　　بہ تریاق وصال من رساندت

زلیخا ہم بتوفیق الٰہی   نشستہ بر سریر پادشاہی

دراں خلوت سرائی بود خرسند   بوصل یوسف و فضل خداوند

تفسیر روح البیان ج ۴ ص ۲۹۸،۲۹۷

حضرت زلیخا کو حضرت یوسف علیہ السلام کے خلوتخانہ خاص میں بھیجا گیا تو لونڈیوں اور نوجوان لڑکیوں نے ان کا زیورات اور پوشاکوں کیساتھ استقبال کیا (اور ان کی خدمت میں انہیں پیش کیا) چنانچہ اس نے ان کے ساتھ زیبائش و آرائش کا انتظام کیا جب رات کی تاریکی چھا گئی تو حضرت یوسف علیہ السلام ان پر داخل ہوئے اور انہیں فرمایا کیا یہ صورت حال اس سے بدرجہا بہتر نہیں ہے جس کا تو ارادہ رکھتی تھی تو اس نے (معذرت خواہی کے طور پر عرض کیا) اے سچے اور مخلص ترین (نبی اور محبوب) مجھے ملامت نہ کیجئے کیونکہ میں حسن و جمال کا پیکر تھی ناز و نعمت میں پل رہی تھی ملک و سلطنت بھی حاصل اور دولت دنیا کی بھی ریل پیل تھی اور میرا (سابق) خاوند نامرد تھا عورتوں سے مجامعت کر ہی نہیں سکتا تھا اور آپ تھے اپنی صورت حسن میں (اپنی مثال آپ) جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سراپا حسن و جمال بنا دیا لہٰذا میرا نفس مجھ پر غالب آ گیا۔

آپ سے صبر کرنا اور دوری اختیار کرنا میرے بس میں نہیں تھا

لہٰذا میری کوتاہی پر دامن عفو سے پردہ داری کیجئے

وہ جرم قصور جو عاشق سے کمال عشق کی وجہ سے سرزد ہوتا ہے

(اس پر) معشوق عاشق کیساتھ کب جنگ و جدال کرتا ہے

جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کے ساتھ زفاف فرمایا تو ان کو باکرہ اور کنواری

پایا۔ آپ نے ان کیساتھ ہمبستری فرمائی اور مہر بکارت کو توڑا۔

اس بند ڈبیا کی چابی اپنے تروتازہ یاقوت (رنگ شرمگاہ) کو بنایا

اس ڈبیا کا قفل کھولا اور اس میں مادۂ تولید والا گوہر داخل کیا

تو حضرت زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کی مباشرت کے بعد حاملہ ہو گئیں اور ایک ہی بطن سے یکبارگی دو بیٹے ایک افرائیم اور دوسرے میشا کو جنم دیا اور وہ دونوں حسن و جمال اور چہروں کی آب و تاب کے لحاظ سے سورج اور چودھویں کے چاند کی مانند تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حسن و جمال (اور اپنی تخلیق کے شاہکاروں) کیساتھ ساتوں آسمانوں کے ملائکہ پر فخر کا اظہار فرمایا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت زلیخا کے ساتھ بہت زیادہ محبت ہو گئی اور حضرت زلیخا کا پہلا عشق اور جوش محبت آپ کی طرف منتقل ہو گیا حتی کہ آپ کیلئے زلیخا کے بغیر سکون و قرار اور تسکین و دلجمعی کی کوئی صورت باقی نہ رہی۔ جب ان میں صدق و اخلاص حد و نہایت سے ماوراء تھا تو بالآخر اس نے حضرت یوسف علیہ السلام میں سرایت کر لی (گویا برعکس معشوق عاشق آمدہ) اور اللہ تعالیٰ نے حضرت زلیخا کے حضرت یوسف علیہ السلام والے عشق مجازی کو (اپنی ذات پاک والے) عشق حقیقی میں تبدیل فرما دیا چنانچہ ان کے دل میں طاعت و عبادت کی رغبت کاملہ اور میلان شدید پیدا کر دیا اور ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو اپنی خواہش کی تکمیل کی طرف مائل کرنا چاہا تو وہ (عبادت مولیٰ میں سارا وقت صرف کرنے کے جذبہ سے) بھاگ کھڑی ہوئیں تو حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کا تعاقب کیا تو ان کا کرتا (شدت سے پکڑا تو وہ) پیچھے سے پھٹ گیا تو انہوں نے کہا اگر میں نے قمیص

اڑیں تمہارا کرتہ پھاڑا تھا تو اب تم نے میرا کرتہ پھاڑ دیا تو یہ شکستگی پیراہن اس شکستگی کا بدلہ بن گئی ہے۔ اس کام میں تفاوت و امتیاز سے ہم دونوں بے خوف و ہراس ہیں اور پیراہن (ایک دوسرے کا) چاک کرنے میں برابر ہیں (تا) زمانہ نے لمبی عمر تک تجھے غم کی زہر چکھانے کے بعد میرے وصال وملاپ والے تریاق تک رسائی بخشی ہے۔ زلیخا بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بادشاہی کے تخت پر جلوہ گر ہوئیں۔ اس خلوت سرائے میں خوش وخرم (زندگی گزار رہی) تھی حضرت یوسف علیہ السلام کے وصل اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کیساتھ۔

12۔ علامہ صاوی نے حاشیہ جلالین میں فرمایا:

قوله زوجه امرأته اى بعد ان ذهب مالها و عمى بصرها من بكائها على يوسف فصارت تتكفف الناس و كان يوسف يركب فى كل اسبوع فى موكب زهاء مائة الف من عظماء قومه فقيل لها لو تعرضت له لعله يسعفك بشئى فلما ركب فى موكبه قامت فنادت باعلىٰ صوتها سبحان من جعل الملوك عبيدا بمعصيتهم و جعل العبيد ملوكا بطاعتهم فقال يوسف عليه السلام ماهذه فقدمت اليه فعرفها فرق لها وبكى بكاء شديدا ثم دعاها للزواج و امرها بها فهيأت ثم زفت اليه فقام يوسف يصلى ويدعو الله و قامت وراءه فسأل الله تعالىٰ ان يعيدلها شبابها و جمالها و بصرها فرد الله عليها ذالك حتى عادت احسن ما كانت يوم راودته اكراما له عليه السلام لما عف عن محارم الله فاصابها فاذا هى عذراء فعاشا فى ارغد عيش۔

روى ان الله القى فى قلب يوسف محبتها اضعاف ما كان فى قلبها فقال ما شانك لاتحبينى كما كنت اول مرة فقالت لما ذقت محبة الله شغلنى ذالك عن كل شئى۔ تفسیر صاوی ج ۲ ص ۲۱۱

جلالین میں مذکور اس قول کہ ریان بن ولید شاہ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کیساتھ عزیز مصر کی بیوہ کی شادی کر دی کے تحت علامہ صاوی نے فرمایا یعنی بعد اس کے زلیخا کی دولت اور پونجی ختم ہو گئی اور حضرت یوسف علیہ السلام کے (فراق میں) رو رو کر اس کا نور نگاہ زائل ہو چکا اور وہ نابینا ہو گئی اور لوگوں کے سامنے کف سوال دراز کرتی رہتی تھی اور حضرت یوسف علیہ السلام ہر ہفتہ میں تقریباً اپنی قوم کے لاکھ آدمی کے جلوس میں گھوڑے پر سوار ہو کر برآمد ہوتے تھے اور دیدار عام کراتے تھے (اور لوگوں کی فریادیں سنتے تھے اور حاجات پوری فرماتے تھے) تو زلیخا سے کہا گیا اگر تو بھی ان کی خدمت میں پیش (ہو کر اپنی مسکنت اور فقیری کا رونا روئے) تو امید ہے کہ وہ تجھے بھی کچھ عطا کر کے تیری حاجت پوری کر دیں۔ جب آپ سوار ہو کر اس جلوس میں برآمد ہوئے تو اس نے بلند آواز سے راہ میں کھڑے ہو کر عرض کیا:

پاک ہے وہ ذات جس نے ملوک وسلاطین کو ان کی معصیت کی وجہ سے غلام بنا دیا اور غلاموں کو ان کی اطاعت گزاری کی وجہ سے بادشاہ بنا دیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ تو ان کو آپ کے حضور پیش کیا گیا تو آپ نے اسے پہچان لیا تو آپ کا دل بھر آیا اور زار و قطار روئے۔ پھر انہیں ازدواجی تعلق قائم کرنے کی پیشکش کی اور ان کے متعلق حکم دیا کہ ان کو بنایا سنوارا جائے اور زیبائش و آرائش کا بندوبست کیا جائے پھر انہیں آپ کی خدمت میں پہنچایا گیا۔

تاثرات

حضرت علامہ مولانا مفتی الٰہی بخش ساجد البارو ی صاحب مدظلہ

جامعہ عربیہ غوث الاسلام

متصل جامع مسجد پرانی عیدگاہ جھنگ صدر

0300-7502685

حضور ﷺ کا حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق یہ فرمان عالیشان ہے کہ وہ (حضرت یوسف) علیہ السلام کریم ابن کریم ہیں۔ اس خوب صورت لقب کے بعد آپ کی ذات کے حوالے سے ایسی ویسی بات کرنا جیسا کہ سوال میں درج ہے اللہ تعالیٰ کے نبیوں سے محبت سے منافی ہی نہیں بلکہ سلب ایمان کا سبب بھی ہے۔

حضرت قبلہ محترم المقام استاذ الاساتذہ وشیخ الحدیث علامہ محمد اشرف صاحب دام ظلہ علی رأسنا کا جواب صرف تسلی بخش ہی نہیں بلکہ جلاء ایمان کا موجب بھی ہے۔

اللہ کریم آپ کی عمر میں برکتیں نازل فرمائیں اور آپ کی اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور ہمارے لئے اس تحریر کو عمل کے بعد نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ نبی الامین

احقر الناس الٰہی بخش بقلم خود

تاثرات

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رشید تونسوی صاحب زیدہ مجدہ

جامعہ مدنیہ غوثیہ کیمپ باغ سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ آلہ اصحابہ اجمعین اللہ تعالیٰ کی عادت جاریہ ہے کہ کامیابی اور ترقی کے راستے اس قوم پر کشادہ فرماتا ہے جو وقت کے مسائل کو سمجھتے ہیں اور ارد گرد سے پیدا ہونیوالے فتنوں و مخصوص نظریات کے حامل افراد کی نئی پیدا کردہ سازشوں پر ہر وقت نظر رکھتے ہیں اور ان کے تقاضوں کے مطابق ان کے سدباب کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتیں اور توانائیاں صرف کردیتے ہیں اور ان کے تدارک کیلئے اپنی مال و دولت صرف کرنے میں سعادت سمجھتے ہیں اور عقائد اور نظریات کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کا اپنی تحریرات اور تقریرات کے ذریعے سے مدلل اور مسکت جواب فراہم کرتے ہیں اور قوم وملت کی تربیت اور صحیح عقائد اور نیک اعمال کی طرف راہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ ایسے منتخب اور برگزیدہ شخصیات میں سے اس دور کے محقق اور شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ العلماء، محسن اہلسنت، ابوالحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی صاحب ہیں جنہوں نے ساری زندگی درس وتدریس قال اللہ جل شانہ اور قال الرسول ﷺ میں بسر کردی ہے۔ نئے نئے پیدا ہونیوالے مسائل میں عوام اور خواص کی

راہنمائی فرمائی ہے اور اہلسنت پر ہونیوالے حملوں کا دیدہ دلیری سے مقابلہ کیا ہے اور سوالات اور اعتراضات کا شافی جواب مہیا فرمایا ہے اور حسب سابق پیش نظر رسالہ ''حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کے حضرت زلیخا رحمہا اللہ کیساتھ عقد نکاح کی تحقیق'' کو معتبر تفاسیر اور سیرت اور تاریخ کی کتابوں اور بزرگان دین کے اقوال اور مستند حوالوں سے مزین کر کے مخالفین کا منہ توڑ جواب دیا ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ جس سے انکا محب انبیاء ہونا اور عظمت انبیاء کا پاسبان ہونا ظاہر ہوتا ہے اور مخالف نے زلیخا کو (جس کو حضرت یوسف علیہ السلام کی بیوی ہونا روز روشن کی طرح واضح کر دیا گیا ہے) بدکار اور فاحشہ کہہ کر اپنی آخرت خراب کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبلہ شیخ الحدیث کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر دنیا و آخرت میں بے شمار اجر و ثواب عطا فرمائے۔

بندہ ناچیز محمد رشید قلسوی غفرلہ

خادم مدرسہ مدنیہ غوثیہ رجسٹرڈ کچہری بازار سرگودھا

۱۰ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ 12 جولائی 2011ء

تاثرات

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد فضل رسول سیالوی صاحب مدظلہ

دارالعلوم غوثیہ رضویہ لاری اڈا سرگودھا

0306-6730997

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمدللہ رب العالمین الذی جعل الانبیاء والمرسلین معصوما والاولیاء الصالحین محفوظا والصلوۃ والسلام علیٰ سید المعصومین و علی آلہ واصحابہ و اتباعہ الیٰ یوم الدین اجمعین اما بعد۔ بندہ نے حضرت استاذ العلماء شیخ شیوخ الحدیث محدث اعظم پاکستان، شیخ الاسلام والمسلمین، مجدد مائۃ حاضرہ، حضرت علامہ زماں محمد اشرف صاحب سیالوی دام ظلہ العالی کا وہ مقالہ جو آپ نے حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے نکاح کے بارے پوچھے گئے سوال کے جواب میں تحریر فرمایا اور عقلی و نقلی دلائل کے انبار لگا دیئے اور وہ داد تحقیق دی جو آپ ہی کا حصہ ہے گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

مجھے تو اس سوال نے کہ کیا حضرت یوسف علیہ السلام کا حضرت زلیخا سے نکاح ثابت ہے؟ ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ کیا کسی مسلمان سے اتنی کمینگی متصور ہو سکتی ہے کہ جن پاکیزہ طینت ہستیوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب بنایا اور انکو گناہوں سے معصوم پیدا فرمایا انکے بارے میں کوئی مسلمان ایسی یاوہ گوئی اور

گھٹیا زبان استعمال کرے جو قطعاً وہ اپنے لئے پسند نہ کریگا بلکہ اگر کوئی اس جیسا منہ زور یہ بات اس کے متعلق کرے تو لال پیلا ہو جائیگا معاذ اللہ اللہ کے نبی کے بارے اسکی سوچ اپنے سے بھی کم درجہ تک پہنچ چکی ہے استغفر اللہ۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر اوران کے حرم کے بارے ایسے ناپاک الفاظ کی نسبت جو سوال میں مذکور ہے یہ بہت بڑی جسارت ہے اور اللہ تعالیٰ کے نبی کو عیب لگانا ہے۔ جس شخص نے آپ کو اتنا بڑا عیب لگایا ہے وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو چکا ہے اس پر توبہ، تجدید ایمان، تجدید نکاح فرض ہے کیونکہ نبی کی توہین ہے اور نبی کی توہین کفر ہے۔

دلائل کے اعتبار سے آپ نے ثابت فرمادیا ہے کہ آپ کا نکاح کثیر دلائل سے ثابت ہے جو آپ نے اس مختصر تحریر میں بیان فرمائے ہیں۔ حقائق کا موجود ہونا یہ الگ بات ہے اوران کو دلائل سے ثابت کرنا الگ بات ہے۔ بالفرض اگر کسی حقیقت کو ثابت کرنیکے دلائل موجود نہ بھی ہوں تو حقیقت یقیناً ثابت ہوتی ہے اگر کمزوری ہے تو مثبت کے علم میں ہے۔

وہ سائل اگر غور کرتا تو یہ مسئلہ اس کے گھر سے بھی ثابت ہے۔ اتنا اوپر جانے کی ضرورت ہی نہیں مثلاً اسی سائل سے کوئی شخص کہے کہ میں تیرے باپ اور دادا کے نکاح کا منکر ہوں اگر آپکے پاس اسکی کوئی دلیل ہے تو پیش کریں تو اسے لینے کے دینے پڑ جائیں گے اور وہ اتنا قریب کا نکاح دلائل سے ثابت نہ کر سکے گا تو کوئی اس جیسا منہ زور یہ کہنا شروع کردے کہ چونکہ تو دلائل سے اپنے باپ اور دادا کا نکاح ثابت نہیں کر سکا لہٰذا اسکی تمام اولاد حرام کی پیداوار ہے۔ تو کیا اسکا یہ کہنا ٹھیک ہوگا؟ قطعاً غلط ہے کیونکہ عدم ثبوت ثبوت عدم نہیں ہوتا تو ثابت نہ کرسکنا یہ مثبت کے علم کی کمی

سے ہے تو یہاں اگر بالفرض دلیل نہ بھی ہوتی تو یہ صرف عدم علم ہے اور عدم علم عدم نہیں ہوتا تو نکاح ثابت نہ ہونے کا کیسے یقین آسکتا ہے۔ انسانی تاریخ کی ہزارہا حقیقتیں ہمارے علم میں نہیں تو کیا وہ اپنے اپنے زمانے میں بطور حقیقت موجود نہ تھیں یقیناً موجود تھیں لیکن ہم تک ان کے دلائل نہ پہنچے یا ہماری انکے دلائل تک رسائی نہ ہو سکی تو یہ کمزوری ہماری ہے کہ ہمارا علم ناقص ہے نہ کہ وہ حقائق موجود نہ تھے۔

ظلم تو یہ ہے جہلاء اپنی کمزوری دوسرے کے سر تھوپتے ہیں اور الزام تراشیوں پر اتر آتے ہیں اور الزام بھی ان پاکباز بندوں پر دھرتے ہیں جن کی وجہ سے اپنی عاقبت برباد کرڈالتے ہیں اعاذنا اللہ منہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی ہلاکتوں سے محفوظ فرمائے اور اپنے پیاروں کا پیار اور ادب عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضور شیخ الحدیث، شیخ الاسلام والمسلمین کا سایہ صحت وعافیت کے ساتھ تادیر ہمارے سروں کا تاج بنائے تاکہ علوم وفنون کے موتی لٹاتے رہیں اور ہمیں انکے فیوضات سے بہرہ ور ہونیکی توفیق مرحمت فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپکی اولاد میں تاقیامت یہ چشمہ فیض جاری وساری فرمائے۔ اس کریم کے کرم سے کچھ بھی بعید نہیں۔ اے میرے کریم تو ایسے ہی کر بجاہ سید المرسلین ﷺ آمین یارب العالمین۔

باادب بانصیب، بےادب بےنصیب۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد　　میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

احقر العباد ابوالابرار محمد فضل رسول سیالوی

بدھ ۱۰ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ

13 جولائی 2011ء